السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں انیس سالہ نوجوان ہوں۔ الحمد للہ تمام نمازیں حتیٰ کہ فجر کی نماز بھی مسجد میں باجماعت ادا کرتا ہوں۔ بسااوقات مسجد میں اذان بھی دیتا ہوں، قرآن مجید سے تقریباً چھ پارے حفظ کئے ہیں۔ لیکن ایک چیز مجھے بہت پریشان کرتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ جب میں تنہا ہوتا ہوں یعنی جب کمرے میں اکیلا بیٹھا ہوتا ہوں، یا جب سونے کیلئے لیٹتا ہوں تو مجھے اس قسم کے خیالات آنے لگتے ہیں۔ مثلاً میں لندن چلا گیا ہوں اور بری لڑکیوں کی محفل میں ہوں اور نعوذباللہ بدکاری کاارتکاب کیا ہے۔ توکیا اس سے مجھے گناہ وہگا؟ حالانکہ اس سے مجھ پر عملی طور پر کوئی ایسا اثر نہیں ہوتا کہ خودلذتی (مشت زنی) کا ارتکاب کردوں، الا یہ کہ شاذونادر ایسا ہوجاتا ہے، مجھے ڈرلگتا ہے کہ کہیں مجھ وہ حدیث صادق نہ آرہی ہو جس کا مفہوم یہ ہے کہ جس کو اس کی نماز بے حیائی اوربرائی سے نہیں روکتی اللہ اسے مزید دور کردیتا ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال میں مذکودلی خیالات اوروسوسوں پر اللہ کے ہاں مؤاخذہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ صحیح حدیث ہے کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (۱)

«إَنَ اللّٰہ تعالی تجاوزلأمتی عما حدثت بہ أنفسھا مالم تعمل أوتتکلم بہ»

[1] ''اللہ تعالیٰ نے میری امت کو وہ چیزیں معاف کردیں ہے جو دل میں خیالات کی صورت میں ہوں جب تک انہیں (زبان سے) بولا نہ جائے یا عمل نہ کیا جائے۔''

اپنے ہاتھ سے صنفی خواہش پوری کرنا جسے خودلذتی (مشت زنی) کہتے ہیں، حرام ہے۔ (۲)

آپ نے جوحدیث ذکر کی ہے وہ ضعیف ہے۔ لیکن کئی صحابہ کارم اورتابعین سے اس مفہوم کے اقوال مروی ہیں امید ہے کہ آپ وسوسوں میں مشغول نہیں ہوں گے جب کہ آپ عملی طور پر گناہوں سے بچتے رہیں۔ (۳)

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیَّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہِ وَصَحْبِہِ وَسَلَّمَ

اللجنة الدائمة۔ رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر عبدالعزیز بن باز فتویٰ (۴۸۴)

---

[1] صحیح بخاری حدیث نمبر: ۵۶۲۹۔ صحیح مسلم حدیث نمبر: ۱۲۷

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلددوم- صفحہ 132

محدث فتویٰ